REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۹ — شمارہ ۴۰

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری ۔

شرحِ چندہ: سالانہ ۲۰ روپے ۔ ششماہی ۱۰ روپے ۔ ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے ۔ فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۲ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ ۔ ۲ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل مجریہ ۲۲ ستمبر میں ۸۰/۹/۱۶ کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ"

آخری اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کینیڈا کی جماعتوں کا کامیاب دورہ فرمانے کے بعد واشنگٹن (امریکہ) تشریف لا چکے ہیں ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے نیز بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۲۹ تبوک (ستمبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سرینگر کانفرنس میں شرکت اور کشمیر کی بعض جماعتوں کا دورہ فرمانے کے بعد آج رات بذریعہ کار قادیان واپس تشریف لے آئے ہیں ۔ مقامی طور پر محترمہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں ۔

الحمد للہ

دُنیائے احمدیت کا ایک درخشندہ و تابندہ ستارہ ڈُوب گیا !!

افسوس! محترم حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب (لائلپوری) وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی اقتداء میں نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ خاص میں سپردِ خاک کر دیا گیا

قادیان ۲۷ تبوک (ستمبر) ــــ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۸ تبوک (ستمبر) ۱۹۸۰ء کے حوالے سے ہم گہرے رنج و غم اور دُکھ بھرے دل کے ساتھ قارئینِ بدر کی خدمت میں یہ انتہائی اندوہناک اطلاع پہنچا رہے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص و دیرینہ خادم، ممتاز عالمِ دین و مفسرِ قرآن، فاضل محقق و مصنف اور نامور مقرر و مناظر محترم حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب (لائلپوری) مورخہ ۱۵ تبوک (ستمبر) کی شام بوقت ساڑھے سات بجکر اٹھاون منٹ پر دار الہجرت ربوہ میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر دارِ قرار میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

روزنامہ الفضل ربوہ کی اطلاع کے مطابق محترم حضرت مولانا مرحوم کی نمازِ جنازہ مورخہ ۱۶ تبوک (ستمبر) کی شام بوقت پانچ بجے احاطہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے پڑھائی جس میں ربوہ ۔ فیصل آباد ۔ سرگودھا ۔ لاہور ۔ جھنگ ۔ سیالکوٹ اور قرب و جوار کے کم و بیش پانچ ہزار احمدی احباب نے شرکت کی ۔ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خصوصی فیصلہ کی روشنی میں محترم حضرت مولانا مرحوم کے جسدِ خاکی کو چہار دیواری کے عین سامنے واقع قطعہ خاص میں اپنے قدیمی رفیق اور ہمعصر محترم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا ۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کروائی ۔

اے خدا بر تُربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار !
داخلش کُن از کمالِ فضل در بیت النعیم

محترم حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب (لائلپوری) مرحوم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی محترم حضرت قاضی محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن کورووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ کے فرزند تھے ۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۴ ستمبر ۱۸۹۸ء ہے ۔ مروجہ دینی و دنیوی تعلیم کے اعتبار سے آپ بفضلہٖ تعالیٰ مولوی فاضل، منشی فاضل، اور ایف ۔ اے (انگلش او ۔ ٹی) میں سند یافتہ تھے ۔ ۱۹۳۸ء میں خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے سے پہلے آپ لائلپور میں ایک سکول میں بطور مدرس متعین رہے ۔ بعد ازاں زندگی کی آخری سانس تک کا ۴۲ سالہ طویل عرصہ آپ نے سلسلہ کی مختلف اہم اور جلیل القدر خدمات پر مامور رہ کر گزارا ۔ یکم مئی ۱۹۳۸ء کو صدر انجمن احمدیہ میں بطور معلم علوم شرقیہ آپ کی تقرری ہوئی ۔ ۱۹۴۰ء میں جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے لیکچرار مقرر ہوئے ۔ ۱۹۴۲ء میں نظارت دعوت و تبلیغ کے تحت بحیثیت مبلغ آپ کا تقرر عمل میں آیا ۔ ۱۹۴۴ء میں مدرسہ احمدیہ میں تعیناتی ہوئی ۔ اور چند ہی روز بعد تعلیم الاسلام کالج قادیان میں دینیات، فارسی اور اُردو کے لیکچرار مقرر ہوئے ۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۵ء تک کے طویل عرصہ میں آپ کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں بحیثیت معلم اور اس کے بعد بحیثیت پرنسپل خدمات بجا لانے کا موقعہ ملا ــ ! ۱۹۵۰ء میں آپ کی خدمات نظارت اصلاح و ارشاد کے سپرد ہوئیں ۔ ۱۹۶۵ء میں آپ ناظر اصلاح و ارشاد اور بعدہٗ ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف مقرر ہوئے ۔ اور تا دمِ واپسیں اسی عہدہ جلیلہ پر مامور رہے ۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر ۸۲ سال تھی ۔

محترم حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل مرحوم سلسلہ کے ایک جید و متبحر عالمِ دین اور صاحبِ رؤیا و کشوف بزرگ تھے ۔ اور اپنی اہم دینی و علمی خدمات کے لحاظ سے جماعت میں ایک نمایاں اور ممتاز مقام رکھتے تھے ۔ دینی علوم میں گہرا مطالعہ اور عبور آپ کی نمایاں خصوصیت تھی ۔ سامعین پر آپ کی مدلل اور برجستہ تقاریر خاص اثر رکھتی تھیں ۔ اپنے پیچھے محترم حضرت مولانا مرحوم نے جو بیش قیمت علمی و دینی سرمایہ چھوڑا ہے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں ہمیشہ قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا ۔

محترم حضرت مولانا مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم قاضی خلیل احمد صاحب، مکرم قاضی عزیز احمد صاحب، اور مکرم قاضی منیر احمد صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر ہارون احمد صاحب اور محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاسم خان صاحب، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں ۔

ادارہ بدر اس المناک سانحہ پر جملہ پسماندگان سے دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتا ہے ۔ اور بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہے کہ مولا کریم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس مخلص و فدائی خادم کو محض اپنے فضل سے جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے اور محترم حضرت مولانا مرحوم کی وفات سے جماعت میں جو عظیم خلاء پیدا ہوا ہے اُسے پُر کرنے کے سامان کرے ۔

آمین اللّٰھم آمین ۔

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے ۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ر اخاء ۱۳۵۹ ہش

ایک صدمہ ــــــ ایک لمحۂ فکریّہ

ابتدائے آفرینش سے آج تک اس معمورۂ زمین پر کتنی انسانی رُوحوں نے جنم لیا اور کتنی اپنی زندگی کے مقررہ ماہ و سال پورے کر چکنے کے بعد عدم آباد کی پنہائیوں میں گم ہو گئیں ــــ ؟ نہ تو کوئی ماہر ریاضیات اس مستقل سوالیہ نشان کا جواب دے سکا ہے اور نہ ہی مستقبل میں کسی ایسے کمپیوٹر کی ایجاد متوقع ہے جو اسے صحیح طور پر حل کر سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانی تاریخ نے صدیوں پر محیط اپنے مختصر سے اوراق میں صرف اُن چند منتخب روزگار اور قابلِ قدر ہستیوں کے نام ہی محفوظ کئے ہیں جو اپنی غیر معمولی فطری صلاحیتوں، محیّر العقول کارناموں اور ناقابلِ فراموش قومی خدمات کی بناء پر نہ صرف تاریخِ عالم کے ایک مستقل اور سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہیں بلکہ کئی جہات سے بذاتِ خود ان کے قابلِ قدر وجود کو تاریخ ساز بھی کہا جا سکتا ہے۔

محترم حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (لائلپوری) مرحوم کا شمار بھی بلاشک تاریخِ احمدیت کی اُن جلیل القدر، جید، ممتاز اور بزرگ ترین ہستیوں میں ہوتا ہے جن کی زندگی کا ایک ایک قیمتی لمحہ میدانِ علم و عمل میں مسلسل قربانی و ایثار اور پیہم جدوجہد کے لئے وقف رہا ہے۔ اور جو اپنی زندگی کی آخری سانس تک کو ملت و قوم کی امانت متصور کرتی رہی ہوں۔ بلاشک ایسے نابغہ روزگار وجود اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی میں کُوچ کر جانے کے بعد بھی عدم کی پنہائیوں میں روپوش نہیں ہوتے بلکہ ان کی جلیل القدر خدمات اور باقیات الصالحات اُنہیں وُہ ابدی اور غیر فانی زندگی عطا کر دیتی ہیں جو تاریخ کے اوراق میں اُنہیں ایک مستقل سنہری باب کا مقام عطا کر دیتی ہے۔ اور جس کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کی اس آیت میں فرمایا ہے کہ:۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ۔ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔

محترم حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب (لائلپوری) کی اندوہناک وفات بلاشک ایک ایسا عظیم جماعتی نقصان ہے جسے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور معجزانہ تائیدات کے بغیر پُورا کرنا ممکن نہیں۔ آج جبکہ غلبۂ اسلام کی عظیم الشان رُوحانی مہم کو سر کرنے کے لئے جماعت کو محترم حضرت مولانا مرحوم جیسے لاکھوں مجاہدینِ احمدیت اور واقفینِ زندگی کی اشد ضرورت ہے، ایسے قیمتی وجودوں کا یکے بعد دیگرے اُٹھتے چلے جانا جہاں ہمارے لئے ایک ناقابلِ برداشت جماعتی سانحہ کی حیثیت رکھتا ہے وہاں ہر فردِ جماعت بالخصوص احمدیت کی نئی نسل کو یہ احساس بھی دلاتا ہے کہ وہ اپنے عظیم القدر منصب و مقام کو پہچانیں اور مستقبل کی عظیم ترین جماعتی ذمہ داریوں سے کماحقہٗ طریق پر عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنے تئیں اسلاف کا حقیقی جانشین بنانے کی کوشش کریں تاکہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں اور فوج در فوج آغوشِ احمدیت میں داخل ہونے والی سعید روحوں کی صحیح تعلیم و تربیت کی گراں بار ذمہ داریوں سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہو سکیں۔ پس اس نوع کے المناک جماعتی اور قومی سانحات پر ہمیں قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اس بصیرت افروز اور پُرسوز پیغام کو ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہیئے جس میں آپؓ نے جماعت کے ایک ایسے ہی ممتاز بزرگ محترم حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کی اندوہناک وفات پر نونہالانِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"مَیں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہُوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں۔ اور اپنے دِل میں ایسا عشق اور خدمتِ دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا مُحمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اُس کی اُولیٰ سے بھی بہتر ہو۔ یقیناً اگر ہمارے نوجوان ہمت کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مقصد کا حصُول ہرگز بعید نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے جو حضورؑ نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرمایا ہے ــــ "خُدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصِل کریں گے کہ وُہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل کی رَوشنی سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

حضرت امّاں جانؓ کے مزار پر

اُمّنا! یا اُمّنا تجھ پر ہزاروں ہوں سلام
تیرے پہلو میں جو ہے اس پر ہزاروں ہوں سلام

تیرے پہلو سے وہ اِک ماہِ مبیں پیدا ہُوا
نازش و فخرِ جنابِ نورِ دیں پیدا ہُوا

اشتہارِ سبز میں ہے جس کی آمد کی نوید
ہاں وہی جانِ مسیحؑ، روشن جبیں پیدا ہُوا

جس کی خوشبو سے ہُوئی ایوانِ دُنیا عنبریں
ہاں وہی رشکِ گلاب و یاسمیں پیدا ہُوا!

جس پہ قرباں مثلِ پروانے تھے ارواحِ سعید
موردِ انوارِ حق وہ شمعِ دیں پیدا ہُوا

جس نے کی قرآں کی تشریح انوکھے رنگ میں
ہمسرِ حضرتِ رُوح الامیں پیدا ہُوا!

جو مسیحاؑ کے لئے وجہِ سکونِ قلب تھا
یوسفِ ثانی، درخشندہ جبیں پیدا ہُوا

ہے قیامِ ربوہ جس کے عزمِ محکم کی دلیل
قطبِ عالم پیشوائے راستیں پیدا ہُوا!

ختم جس پر ہو گئی تھی خدمتِ دینِ نبیؐ
خادمِ دینِ رسولِ آخریں پیدا ہُوا!

اُمّنا! یا اُمّنا تجھ پر ہزاروں ہوں سلام
تیرے پہلو میں جو ہے اُس پر ہزاروں ہوں سلام

ہے مبارک کی شبیہ، فرزندِ خامس لاجرم
ناصرِ دیں، خادمِ دینِ متیں پیدا ہُوا

دیں کو پھیلانے کی خاطر جو گیا ہے مُلکِ غیر
زندگی میں تیری یہ دُرِّ ثمیں پیدا ہُوا!

کر دُعا اے اُمّنا پیشِ خُدائے ذوالجلال!
اُس کے قدموں کے تلے ہو کُفر و باطِل پائمال

نورِ قرآں کی تجلّی سے جہاں ہو مُستفید
فتح کر لے ہر دلِ صاف کو قرآں کا جمال

اذنِ حق سے ہوں رسُولِ پاکؐ کے زیرِ نگیں
برِّ اعظم یورپ و امریکہ و ارضِ بلالؓ

غمزدہ ہیں اُس کی فُرقت میں جمیعِ مومنیں
یہ دُعا کرتے ہیں کہ آئے بصد جاہ و جلال

جب وُہ آئے سب کو حاصِل ہو مسرّت بے حساب
محو ہو جائے دِلوں سے رنج و غم، فکر و ملال

کر دُعا اے اُمّنا وہ دن خدا لائے ضرور
دیکھیں گے آنکھوں سے ہم اُس کا جہاں آرا جمال

اُمّنا! اے اُمّنا! تجھ پر ہزاروں ہوں سلام
تیرے پہلو میں جو ہے اُس پر ہزاروں ہوں سلام

(سیّد ادریس احمد عاجز عظیم آبادی ربوہ)

خطبہ جمعہ

جو لوگ صبر و استقامت دِکھاتے ہیں اللہ کا اُن سے وعدہ ہے کہ وُہ اپنے وعدوں کے مطابق اُن سے پیار کرے گا

خدا تعالےٰ پر یہ بدظنّی نہیں کی جا سکتی کہ وُہ اپنا وعدہ پُورا نہیں کرے گا۔ اُس کا وعدہ بہر حال پُورا ہو کر رہے گا!

ہوشیار رہیں کہ کہیں اللہ کے وعدوں پر یقین نہ رکھنے والے لوگ دھوکہ دے کر تمہیں مقامِ صبر سے نہ ہٹا دیں!

از حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ ۱۲ر اخاء ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۲ر اکتوبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل دو آیات تلاوت فرمائیں:-

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ لَا یَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ (الروم آیت: ۶۱)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْکَارِ ۝ (المؤمن آیت: ۵۶)

اس کے بعد فرمایا:-

"قرآن کریم میں صبر کے موضوع پر ایک سو سے زاید آیات میں بیان ہُوا ہے۔ یہ ایک بُنیادی حکم ہے جس کا تعلق تمام قرآنی احکام سے ہے۔ اوامر ہوں یا نواہی ہوں۔ صبر کے معنٰی ہیں جیسا کہ مَیں نے ایک پہلے خطبے میں بھی ذرا تفصیل سے بیان کیا تھا اصل معنٰی اس کے یہ ہیں کہ حَبْسُ النَّفْسِ عَلٰی مَا یَقْتَضِیْہِ الْعَقْلُ وَ الشَّرْعُ اَوْ اِمَّا یَقْتَضِیَانِ حَبْسَھَا مِنْہُ۔ نفس کو روکے رکھنا قابو میں رکھنا اُن چیزوں کے کرنے نہ کرنے سے جو عقل کا تقاضا ہو۔ یعنی فطرتِ انسانی کا حکم ہو یا شریعتِ اسلامیہ کا تقاضا ہو۔ اور مفرداتِ راغبؒ نے لکھا ہے کہ یا ہر دو کا تقاضا ہو۔ چونکہ

اسلام دینِ حکمت ہے

اس لئے تمام اسلامی احکام شریعت کے تقاضوں کو بھی پُورا کرنے والے ہیں اور انسانی فطرت اور عقل کے تقاضوں کو بھی پُورا کرنے والے ہیں۔ اس کے معنٰی ہیں بہت وسعت ہے۔ اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو وُہ صبر سے کام لے۔ یعنی بلاوجہ نامعقول طور پر وہ رونا پیٹنا نہ شروع کر دے بلکہ اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور اس حد تک اور اس طریق پر غم کا اظہار کرے جس کی انسانی فطرت یا شریعتِ اسلامیہ نے اجازت دی ہے۔ یا جب مخالف زور کے ساتھ یا طاقت کے ساتھ اسلام کو مٹانے کی کوشش کرے تو اُس وقت صبر اور استقامت کے ساتھ اس کے مقابلے میں شریعتِ اسلامیہ کی حُدود کے اندر رہتے ہوئے کھڑے ہو جانا اور پیٹھ نہ دِکھانا یہ صبر ہے۔ اور باقاعدگی کے ساتھ اور پُوری توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کا ادا کرتے رہنا اس پر استقامت اختیار کرنا یہ صبر ہے۔ تو ہر حکم کے ساتھ اس کا اصل میں تعلق آجاتا ہے کہ نفس کو روکے رکھنا اس چیز سے جس چیز سے روکا گیا ہے یعنی وہ نہ کرے۔ اور جس چیز کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کو نہ کرنے کی طرف مائل نہ ہو۔ اس میں سُستی نہ دِکھائے۔

یہ جو دو آیات میں نے اس وقت تلاوت کی ہیں ان ہر دو کا جو ترجمہ ہے وہ مَیں پہلے پڑھ دیتا ہوں۔

"پس استقلال سے اپنے ایمان پر قائم رہو۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ

اللہ کا وعدہ ضرور پُورا ہو کر رہے گا۔ اور چاہیئے کہ جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تجھے دھوکہ دے کر اپنی جگہ سے ہٹا نہ دیں۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ

پس تُو صبر سے کام لے اللہ کا وعدہ ضرور پُورا ہو کر رہے گا۔ اور خدا سے بخشش مانگتا رہ۔ اور اپنے رب کی شام اور صُبح حمد کے ساتھ ساتھ تسبیح بھی کرتا رہ۔

ان آیات میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ ہر حالت میں صبر پر قائم رہنا ہے۔ انسانی زندگی میں کوئی ایک موقع بھی ایسا نہیں آتا کہ جہاں بے صبری کی اُسے اسلام نے اجازت دی ہو۔ دُوسری بات چونکہ اسلام حکمت کا مذہب ہے دلیل بھی ساتھ ساتھ دیتا ہے۔ جو لوگ ... و استقامت دکھاتے ہیں، اللہ کا اُن سے عظیم وعدہ یہ ہے کہ وعدوں کے مطابق اُن سے وہ پیار کا سلوک کرے گا۔ جیسے جیسے اعمال ہیں اُن کی جو جزاء اور ثواب اور اُس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں بیان کیا ہے اُس کے وُہ حقدار بن جائیں گے محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس کا ذکر آگے آنا ہے۔

تیسرے ہمیں یہ بتایا کہ

اللہ کا وعدہ پُورا ہو کر رہتا ہے

اگر کوئی حکم دینے والی ہستی ایسی ہو کہ حکم دے اور وعدہ بھی کرے لیکن ایفائے عہد کی طاقت نہ رکھتی ہو تو انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے کہ مَیں جو احکام ہیں اُن کو بجا بھی لاؤں لیکن فائدہ یقینی نہیں۔ تو یہاں یہ تسلی دلائی گئی ہے کہ اگر دُنیادار کوئی وعدہ کرے تو ہزار بدظنیاں ہو سکتی ہیں۔ دُنیادار اگر کوئی وعدہ کرے تو ہزار امکان اس بات کا ہو سکتا ہے کہ خواہش کے باوجود وُہ اپنا وعدہ پُورا نہ کر سکے۔ ہزار حالات ایسے پیدا ہو سکتے ہیں کہ پہلے طاقت رکھتا تھا وعدہ پورا کرنے کی اب اس سے وہ طاقت چھین لی گئی۔ ہزار امکان ایسا ہے کہ پہلے اس کا دِل خُدا کی طرف جُھکا ہُوا تھا اور اب شیطان کے قبضے میں آچکا۔ اور اس لئے وہ وعدہ پُورا نہیں کرے گا۔ خُدا تعالیٰ پر تو اس قسم کی کوئی بدظنّی کی ہی نہیں جا سکتی۔ اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ جو خُدا کا وعدہ ہے وہ بہر حال پُورا ہو کر رہے گا۔ لیکن جیسا کہ ہمیں دُوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے متعلق یہ اُصولی بات بتائی کہ خُدا کا وعدہ اُس رنگ میں اور اُس وقت پُورا ہوگا جس رنگ میں اور جس وقت وہ پُورا کرنا چاہے گا۔ انسان اللہ تعالیٰ کو ڈِکٹیٹ (DICTATE) نہیں کرا سکتا۔ زورِ بازو سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اپنا وعدہ اس شکل میں اور اس وقت پُورا کر۔ بہت سی ایسی قومیں ہمیں تاریخِ انسانی میں نظر آتی ہیں جن سے کئے گئے وعدے

صدیوں بعد

اسی طرح پُورے ہوئے جس طرح وعدے کئے گئے تھے۔ لیکن صدیاں انہوں نے انتظار میں گزاریں۔ ایسی قوم بھی ہمیں نظر آتی ہے کہ وعدہ چار سال کے بعد پُورا ہو گیا۔

مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ جب مَیں سپین میں گیا تو بڑی بے چینی اور پریشانی اُس مُلک کے متعلق ہوئی کہ سات سو سال مُسلمان نے وہاں حکومت کی اور جب وُہ مغلوب ہُوئے تو مخالفین نے ایک بھی مُسلمان باقی نہیں چھوڑا۔ بہت دُعائیں کرنے کی ایک رات

توفیق ملی، کہ خدایا تیری رحمت میں رہے صدیوں، تیری رحمت سے محروم ہوئے صدیاں گذر گئیں۔ پھر ان کے لئے اپنی رحمت کے سامان پیدا کر۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ وُہ سامان تو پیدا کر دیئے جائیں گے لیکن تیری خواہش کے مطابق نہیں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا وہ سامان پیدا کرے گا۔ اور آخر یہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے۔ غلبۂ اسلام کے دائرہ سے سپین کی قوم باہر نہیں رہے گی۔

تو

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ

خُدا تعالیٰ پر انسان بدظنی نہیں کرسکتا۔ بدظنی کرنے والا ہلاک ہوتا ہے۔ خُدا تعالیٰ کی جو طاقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی آج بھی وہی طاقت ہے اُس کی۔ اُس کی طاقتوں میں کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔ خُدا تعالیٰ کی جو عظمت اور عُلوِّ شان اور اس کی کبریائی پہلے تھی جو پہلے ہمیشہ رہی وہ آئندہ ہمیشہ رہے گی۔ پچھلی طرف مُنہ کریں تو نہ پہلے زمانہ کی کوئی انتہا ہے جہاں ہماری نظر ٹھہر جائے نہ آئندہ کے متعلق ہماری عقلیں مستقبل کا کوئی ایسا مقام ڈھونڈ سکتی ہیں کہ جس کے بعد کوئی زمانہ نہ ہو اور جس کے بعد

خُدا تعالیٰ کی عظمت و کبریائی

کے جلوے ختم ہو جائیں۔ ازلی ابدی خُدا ہمیشہ پیار کرنے والوں سے پیار کرنے والا۔ قُربانی دینے والوں کو اپنی رضا کی جنتوں میں لے جانے والا ہے۔ آزمائش کرتا ہے، تا سچّے اور جھوٹے میں فرق کرے تا پختہ اور منافق ایمان والے میں فرق کرے۔ تا کمزور ایمان والے کی جو تھوڑی سی عظمت ہے اس میں اور اس عظیم عظمت میں فرق کرے۔ تا محمّد صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے عظیم تھے ان کی عظمتوں میں اور آپؐ کی اُمت میں جو آپؐ کے غلام ہو آپؐ کے پاؤں کے قریب بیٹھنے والے، جو خود کو آپؐ کی جوتی کے برابر بھی نہ سمجھنے والے ہیں اور اس فدائیت اور پیار اور جاں نثاری کے نتیجہ میں خُدا کے پیار کو حاصل کرنے والے ہیں ان دو فرقوں کو وہ ظاہر کرے۔ یہ اپنی جگہ درست لیکن خُدا کا وعدہ خُدا کا وعدہ ہے۔ وہ جو اتنی عظمتوں والا ہے کہ جن عظمتوں کا انسان تصور نہیں کرسکتا جو تھوڑے سے وعدے چھوٹے وعدے جن کو ہم نسبتاً چھوٹے کہتے ہیں وہ بھی بڑے عظیم ہیں کیونکہ اُن کا سرچشمہ منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

تو تیسری بات یہ فرمائی کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ۔ گھبرانا نہیں۔ بدظنی نہ کرنا۔ جادۂ استقامت کو چھوڑ نہیں دینا۔ دامن جو پکڑا ہے وُہ تمہارے ہاتھ سے چھوٹے نہیں ثباتِ قدم دِکھانا ہے۔

وَفا کے نمُونے

ظاہر کرتے ہیں۔ اور خُدا کے پیار کو حاصِل کرنا ہے۔

چوتھی بات ان آیات میں ہمیں یہ بتائی گئی لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر یقین نہیں رکھتے۔ لَا یُوْقِنُوْنَ میں واضح کرکے یہ نہیں بتایا گیا کہ کس بات پر یقین نہیں رکھتے۔ اس واسطے ہم نے اپنی عقل اور اسلام کی عام تعلیم کے مطابق اس کی تفسیر کرتے ہوئے بعض بُنیادی باتوں کو اُٹھانا ہے۔ تو لَا یُوْقِنُوْنَ کے ایک معنیٰ "اللہ پر یقین نہیں رکھتے ہیں"۔ دُوسرے اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ وہ لوگ جو

خُدا کے وعدوں پر

یقین نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ ہیں جو خُدا پر یقین نہیں رکھتے۔ ایک ایسا گروہ بھی ہے۔ تو چوتھی بات ہمیں یہ پتہ لگی کہ دُنیا میں ایسے انسان بھی ہیں جو خُدا پر یقین نہیں رکھتے۔ یہ یقین نہیں رکھتے کہ اللہ ہے۔ جیسے دہریہ ہیں۔ جیسے کمیونسٹ ہیں۔ جیسے خُدا کے ایسے دُشمن جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ زمین سے اُس کے نام اور آسمانوں سے اُس کے وجُود کو مٹا دیں گے۔ نامعقول دعوے ہیں۔ لیکن بہرحال ایسا دعویٰ کرنے والے تو موجود ہیں۔ یہ دعویٰ کرنے والے کہ اللہ موجود نہیں۔ اور سب کچُھ ویسے ہی چلا آرہا ہے اور انسان کو خُدا پر بھروسہ رکھنے اس پر توکل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے مانگنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کے نزدیک ملے گا کچُھ نہیں۔ اور جو وعدہ دیا گیا ہے چونکہ خُدا پر یقین نہیں۔ لفظ پر کیسے یقین ہوگا۔ اس پہ یقین نہیں تو وہ

خُدا پر یقین رکھنے والوں میں سے بعض کے دِلوں میں

بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دُنیا کی طرف بلاتے ہیں۔ زمین کی طرف کھینچتے ہیں۔

اُن لوگوں کو جو آسمانوں کی رفعتوں کی تلاش میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں۔ بعض وُہ لوگ ہیں جن کو خُدا کے وعدہ پر یقین نہیں۔ ایک گروہ ایسا بھی ہے دُنیا میں کہ جو Impersonal God (امپرسنل گاڈ) پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اتنا عظیم اور انسان کی کیا ہستی ہے، اس کے مقابلے میں شئی ہی کوئی چیز نہیں، لاشئے محض ہے۔ اس کو کیا ضرورت پڑی کہ ہم سے ذاتی تعلق رکھے اگر خُدا اپنے بندوں سے ذاتی تعلق نہیں رکھتا تو خُدا اپنے بندوں کو وعدے بھی نہیں دیگا۔ اور اگر وعدہ کا کہیں اعلان ہو تو وہ اعلان ایسے لوگوں کے نزدیک غلط ہوگا۔

تو پانچویں بات یہ فرمائی کہ وُہ لوگ جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے جس کے متعلق میں نے بڑے اختصار کے ساتھ ابھی کچھ بتایا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین نہیں رکھتے ایسے لوگ تجھے دھوکہ دے کر مقام صبر سے ہٹانے کی کوشش کریں گے۔ اس میں وُہ کامیاب نہ ہوں۔ ان سے ہوشیار رہنا۔

چھٹی بات:- جو خُدائی وعدے ہیں وہ بہرحال اپنے وقت پر پُورے ہوں گے۔ دُنیا جتنا چاہے زور لگالے اللہ تعالیٰ کے وعدوں نے تو بہرحال پُورا ہونا ہے۔ ان وعدوں کے پُورا ہونے کے وقت جنہوں نے ان وعدوں کے پُورا ہونے کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانا ہے وہ ہوں گے جو صبر اور استقلال اور استقامت کے ساتھ

خُدا تعالیٰ کے حکم بجا لانے والے

ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جب ہم صبر کریں گے جب ہم خُدا تعالیٰ سے جو وفا کا عہد باندھا ہے اُسے توڑیں گے نہیں، بلکہ اُس کے وفادار بندے بن کر اپنی زندگیاں گزاریں گے، وہ انعام پائیں گے اس وقت جب وُہ وعدہ پُورا ہوگا۔ اور جو لوگ کسی کے بہکانے میں آجائیں گے دہریہ منکر دُشمن خُدا کے بہکانے میں یا اُن لوگوں کے بہکانے میں جو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین نہیں رکھتے وعدہ پُورا ہونے کے وقت اُن وعدوں کی برکتوں میں اس گروہ کا تو بہرحال حصّہ نہیں ہوگا۔ اس واسطے ہمیں یہ متنبہ کیا گیا ہے کہ ایسے لوگ تجھے دھوکہ دے کر اپنی جگہ یا مقام صبر، ثباتِ قدم، استقامت، استقلال کا جو مقام ہے انسان کا ایک بڑا بزرگ مقام وہاں سے ہٹانے کی کوشش کریں گے اُن کے جال میں نہ پھنسنا یہ چھٹی بات ہے۔ یعنی پہلے تو یہ تھا تاکہ کوشش کریں گے وہ چھٹے ہمیں یہ تنبیہہ کی گئی ہے کہ ایسے لوگوں کے فریب سے بچے رہنا۔ ورنہ نقصان اُٹھاؤ گے۔

ساتویں ہمیں یہ بتایا کہ اُن کے مکر اور فریب سے بچے رہنے کے تین اُصول تین گُر ہیں۔ ایک کا ذکر مَیں پہلے کر آیا ہُوں۔ یعنی صبر و استقامت کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ دُوسرا ذریعہ اس فریب سے بچنے کا استغفار ہے۔ انسان بہرحال کمزور ہے۔ اور بشری کمزوری کے نتیجہ میں ایسے کام کر بیٹھتا ہے جو خُدا تعالیٰ کو پسندیدہ نہیں۔ انسان محض اپنی طاقت سے شیطانی حملہ سے بچ نہیں سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ خُدا تعالیٰ کا فضل اس کے شاملِ حال ہو اور خُدا تعالیٰ شیطانی حملہ سے اپنی تدبیر سے اپنی رحمت سے اُسے بچائے۔ اس واسطے کہا استغفار کرو۔

خُدا تعالیٰ سے مغفرت چاہو

مغفرت کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ گُناہ سرزد نہ ہو۔ انسان اپنی کوشش سے گُناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اس طرح کہ وہ پاک اور مُطہّر بن جائے۔ کیونکہ بتایا گیا تھا کہ لَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ اپنی کوشش اپنی تدبیر سے تم خُدا کی نگاہ میں پاک اور مطہّر نہیں بن سکتے۔ اور دُوسرے استغفار کے معنی یہ ہیں کہ گُناہ سرزد ہوگیا اس کے بدنتائج سے انسان بچنے کی خواہش رکھتا ہے۔ لیکن طاقت نہیں رکھتا۔ طاقت خُدا رکھتا ہے کہ جو اُس سے گُناہ سرزد ہُوا اُس کے بدنتائج سے وُہ اپنی رحمت سے اُسے محفوظ کرلے۔ تو ایک تو استغفار کے ذریعہ بتایا کہ خُدا سے کہو کہ خُدایا ہم پر ایسے فضل کر۔ یہ استغفار کے معنوں کا حصّہ ہے۔ ایسا فضل کر ہم پر کہ ہم سے گُناہ سرزد نہ ہوں۔ ایسی باتیں نہ کریں ہم، ایسے اعمال نہ بجالائیں جو تیری ناراضگی کا موجب ہوجائیں۔ اور اگر بشری کمزوری کے نتیجہ میں ہم سے ایسے گُناہ سرزد ہوجائیں تو اُن کے بدنتائج سے ہمیں محفوظ کرلے۔ ہمارے گُناہوں کو معاف کر دے۔

اور آٹھویں اور آخری بات جو اس وقت مَیں کہنا چاہتا ہُوں وُہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بتائی کہ جس فضل اور رحمت کا تعلق استغفار سے ہے۔ انسان کہتا ہے، اَے خُدا! اپنے فضل اور اپنی رحمت سے گُناہ سرزد ہونے سے بچالے۔ سرزد ہوجائے تو اُن کے بدنتائج سے بچالے۔ یہ فضل اور رحمت انسان

اپنے زور اور طاقت سے

یا اپنی تدبیر سے اللہ تعالیٰ سے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے یہ بتایا گیا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ کہ صبح و شام اٹھتے بیٹھتے خدا کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ دوسری جگہ فرمایا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ (آل عمران آیت: ۱۹۲) تو خدا کی حمد میں مصروف رہو۔ خدا کی تسبیح میں مصروف رہو۔ اس کے نتیجہ میں فضل ملے گا۔ فضل کے نتیجے میں گناہ کے سرزد ہونے سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ گناہ سرزد ہو جائیں تو ان کے بد اثرات سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ استغفار کی دعا قبول ہو گی اور اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو گا۔ اگر تم خدا کو یاد رکھو گے خدا تمہیں یاد رکھے گا اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ ایک تو فرائض ہیں۔ حکم ہے کہ یہ عبادات بجالاؤ۔ ایک وہ عبادات ہیں جو فرائض نہیں نوافل کہلاتے ہیں۔ فرض تو وہ ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو یا اللہ اپنے بندے کو جھنجھوڑ کے کہتا ہے کہ پانچ وقت مسجد میں جا کے نماز پڑھ۔ یہ فرض ہے۔ کہتا ہے کہ نہیں کرے گا تو میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا۔ ناراضگی سے بچنے کے لئے فرائض ہیں۔ فرائض کے ساتھ جو اس کی رحمتیں لگی ہوتی ہیں ان کے حصول کے لئے فرائض ہیں۔ لیکن بلندیوں کے حصول کے لئے (مسجد کے اندر دوسروں کے کندھوں پر سے آگے آتے ہوئے ایک شخص کو دیکھ کر حضور نے فرمایا:-

"دیکھو پیچھے سے چھلانگیں مار مار کے آگے نہ آؤ"۔ مسجد کے آداب بھی ہیں۔ ان پر بھی

صبر سے استقامت کے ساتھ قائم رہنا

چاہیئے۔ اور وہ بھی سکھلانے والے ہمارے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اور یہ ہمارے علماء کا اور بڑوں کا اور تربیت یافتہ لوگوں کا کام ہے کہ وہ آداب زندگی ہر شعبہ زندگی کے متعلق بتاتے رہا کریں۔ بہرحال اب میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایک عبادت ہے فرائض سے تعلق رکھنے والی۔ اگر کوئی نہ کرے گناہ گار ہو جاتا ہے۔ اگر کرے تو اس انعام کا وارث ہوتا ہے جس انعام کا اس فرض سے تعلق ہے۔ ایک عبادت ہے نوافل سے تعلق رکھنے والی۔ اگر وہ عبادت نہ کرے گنہگار نہیں ہوتا لیکن رفعتوں کو حاصل نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے اس انتہائی پیار کو حاصل نہیں کر سکتا جس انتہائی پیار کے حصول کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ اور ہر انسان کو دائرہ استعداد تک اس رفعت کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کو طاقتیں دیں۔ اس کے لئے نوافل ہیں۔ تو وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ میں فرائض بھی آتے ہیں کیونکہ ہم تسبیح اور تحمید اپنے فرائض میں بھی کرتے ہیں۔ لیکن محض وہ نہیں بلکہ یہاں عام رکھا گیا ہے۔ اور فرائض کی ادائیگی بعض دفعہ ہی کی شکل بھی ہو جاتی ہے نفس کے اوپر بار بھی گزرتا ہے۔ ایک آدمی رات کو دیر تک کام کرتا رہا صبح کی نماز کے لئے اس کے لئے اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ سمجھتا ہے خدا نے میرے پر فرض مقرر کیا ہے میں جاؤں۔ لیکن یہاں جو یہ کہا گیا ہے کہ صبح و شام' دوسری جگہ کہا گیا ہے کھڑے ہو، بیٹھے ہو، لیٹے ہو، میرا ذکر کرتے رہو۔ یہ تو خدا کا پیار مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے اوپر کوئی بار نہیں ڈالتا۔ یہ نہیں کہا کہ لیٹے ہو تو بیٹھ کے

تسبیح اور تحمید کرو

یہ کہا ہے لیٹے ہوئے کرو۔ ہر وقت مجھے یاد رکھو۔ تو مقام محمود جو ہے ہر شخص کے دائرہ استعداد کے اندر یعنی سب سے بلند مقام جو وہ شخص حاصل کر سکتا ہے وہاں تک وہ پہنچ جائے گا۔ اگر وہ محض فرائض تک رہے گا تو دوزخ سے بچ جائے گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زمیندار آئے باہر کے علاقہ سے۔ کہنے لگے یہ فرض یہ فرض آپ کہتے رہے ہاں۔ کہنے لگا کہ میں سارے فرائض تو ادا کرونگا یہ نفل میں نے کوئی نہیں پڑھنا۔ تو جب اٹھ کے گیا تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ اپنی بات پر قائم رہے کہ سارے فرائض ادا کر دے تو دَخَلَ الْجَنَّةَ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا جو اس کا انعام ہے۔ لیکن جنت کے بلند مقام کا یہ حق دار نہیں بنے گا۔ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ وہاں دَخَلَ الْجَنَّةَ میں اظہار اس بات کا ہے کہ پھر یہ دوزخ میں نہیں جاتا۔ خدا نے جو فرائض اس کے لئے ضروری قرار دیئے تھے وہ اس نے پورے کر دیئے۔ لیکن جنہوں نے اس دنیا میں اور آنے والی زندگی میں خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کو حاصل کرنا ہو وہ بغیر کسی بار کے محسوس کرکے ذکر کی عادت ڈالیں۔ یہ عادت کی بات ہے۔ ذکر جو ہمیں اسلام نے سکھایا ہے۔ عادت سے تعلق رکھتا ہے۔

ایک دفعہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا میں کالج میں پرنسپل تھا تو جب امتحان کے پرچے بھجوائے جاتے تھے تو کئی سو دستخط کرنے ہوتے تھے۔ اچھے پندرہ بیس منٹ لگ جاتے تھے۔ ایک کلرک

تیز کام کرنے کے لئے

پاس کھڑا ہوا ورقے الٹتا تھا۔

مجھے خیال آیا

میں نے اسے کہا کہ دیکھو میں ساتھ ساتھ تحمید اور تسبیح بھی کرتا ہوں۔ جو آسانی سے سو ڈیڑھ سو دفعہ ہو جاتی ہے۔ دستخط بھی کرتا جاتا ہوں۔ دستخط کرتے وقت سُبحان اللہ کہنا دستخط کرنے میں روک تو نہیں۔ وہ تو مسل (MUSCLE) کی عادت ہے کرتا ہے۔ بڑی تیزی سے میں اپنے دستخط کرتا ہوں تو تم بھی ذکر کرو۔ تم اپنا وقت کیوں ضائع کر رہے ہو۔ تم ورقے الٹا رہے ہو ساتھ تسبیح و تحمید پڑھو۔ اب مجھے تعداد یاد نہیں لیکن جس وقت دستخط ختم ہو گئے تو وہ کلرک مجھے کہنے لگا کہ آپ نے تو عجیب نسخہ بتایا میں اتنی دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھ چکا ہوں۔ اور وہ بڑا خوش اور ایکسائیٹڈ (EXCITED) تھا۔ اس وقت اس پر کوئی دھیلہ خرچ نہیں آتا۔ ایک منٹ آپ کی زندگی کا زائد خرچ نہیں ہوتا۔ دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں کہ اگر آپ خدا تعالیٰ کو وہ کام کرتے ہوئے یاد رکھیں تو اس کام میں نقص پیدا ہو جائے۔ ہے ہی کوئی نہیں۔ صرف عادت کی بات ہے۔ عادت ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ پیار کو حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے"۔

(الفضل ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء)

لیگوس میں احمدیہ ہسپتال کی توسیع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد نصب فرمایا

مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا کے دارالخلافہ لیگوس میں جماعت احمدیہ کا ہسپتال شب و روز انسانی خدمت میں مصروف ہے۔ یہ ہسپتال جماعت احمدیہ کے ان پانچ ہسپتالوں میں سے ایک ہے جو نائیجیریا میں کام کر رہے ہیں۔ اس ہسپتال کے انچارج جناب ڈاکٹر نظام دین صاحب بدھن کی رپورٹ محررہ ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء کے مطابق ماہ اگست کے دوران ۱۸۷۴ پرانے مریضوں اور ۲۶۳ نئے مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ان میں سے مستحق افراد کا علاج مفت کیا گیا۔

اب اس ہسپتال میں توسیع کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس میں ایک لیبارٹری اور اپریشن تھیٹر شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے حالیہ دورہ نائیجیریا (۱۸ تا ۲۴ اگست) کے موقع پر اس کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھا ہے۔

اس موقع پر کثیر تعداد میں احمدی وغیر از جماعت احباب اور اخباری نمائندے بھی موجود تھے۔ نائیجیریا کے اخبارات نے اس موقعہ کی خبر تصاویر کے ساتھ اور حضور کے خطاب کا خلاصہ بھی شائع کیا ہے۔ اخبار ڈیلی ٹائمز نے دو کالمی خبر شائع کرکے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ امن کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب و ملت بنی نوعِ انسان کی برابری کو تسلیم کیا جائے۔

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء)

امامِ جماعتِ احمدیہ کا دورۂ نائیجیریا

نائیجیرین پریس کی نظر میں

جریدہ "نیشنل کنکارڈ" (NATIONAL CONCORD)

"۔۔۔جریدہ نگاروں سے گفتگو کے دوران عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام خلیفۃ المسیح الثالث حضرت میرزا ناصر احمد نے اس بات پر زور دیا کہ تمام دُنیا کے مسلمانوں کو اپنے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ضمنی جھگڑوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنا وقت تبلیغ و فروغِ اسلام پر صرف کرنا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مخلوقِ خدا اسلام کی نعمتِ غیر مترقبہ سے متمتع ہو۔ حیرت ہے، خدائے واحد پر ایمان رکھنے والے فروعی اختلافات میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں آج کی معاشرتی لعنتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے تو مسلمانوں اور عیسائیوں کو مل کر جد و جہد کرنی چاہیئے۔ اگر ان دونوں مذاہب کے لوگ اس معاملہ میں متحد ہوتے تو یہاں کمیونزم کے لئے کوئی راہ پیدا نہ ہوتی۔ ایران میں قتل و غارت سے متعلق بعض سوالات کے جواب میں آپ نے فرمایا: میرے لئے ان تمام سوالات کا جواب دینا اس لئے مشکل ہے کہ میں ایران کی داخلی صورتِ حال سے پوری طرح آگاہ نہیں۔ تاہم میری خواہش ہے کہ ایرانی حکومت ایسے تمام درپیش امور سے اسلامی قوانین کے تحت نمٹے۔

(۲۳ اگست ۱۹۸۰ء)

جریدہ "ڈیلی ٹائمز" (DAILY TIMES)

"۔۔۔آج کی دُنیا کو درپیش مسائل کا حل مختلف النوع نظریات میں نہیں۔ بلکہ بلالحاظ رنگ و نسل اور مذہب و ملت تمام انسانوں سے مساوات اور محبت کا سلوک کرنے میں ہے"۔۔۔ یہ ہے وہ مرکزی نقطہ جس پر عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے امام حضرت میرزا ناصر احمد نے لیگوس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے زور دیا۔ آپ نے بتایا کہ ان کے دورۂ نائیجیریا کا مقصد خدا کی وحدانیت اور اسلام و انسانیت کے آفاقی اُصولوں کا پرچار ہے۔ آپ نے کہا احمدیوں کے حج بیت اللہ پر پابندی سے اُن کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ ہاں اُنہیں اس محرومی پر دِلی کرب ضرور ہے۔ رُوئے زمین پر بیت اللہ شریف کا نعم البدل کہاں ہے؟ یروشلم کی بات چھڑی تو آپ نے بتایا کہ قرآن مجید میں اس کی بالآخر مسلمانوں کو واپسی کا ذکر موجود ہے۔

۔۔۔حضرت میرزا ناصر احمد اپنے لیگوس میں قیام کے دوران ۲۰ لاکھ نائیجیرین احمدیوں کی تعمیر کردہ مرکزی مسجد کا افتتاح بھی فرمائیں گے جس میں بیک وقت ۱۵۰۰ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد سے ملحق ایک لائبریری اور کانفرنس ہال بھی ہے"۔

(۲۷ اگست ۱۹۸۰ء)

جریدہ "پنچ" (THE PUNCH)

"۔۔۔آج یہاں لیگوس میں ۲۰ لاکھ نائیجیرین احمدیوں کی مرکزی مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام حضرت میرزا ناصر احمد نے دُنیا کی دونوں بڑی طاقتوں امریکہ و روس کو خبردار کیا کہ وہ جدید و مہلک آلاتِ جنگ کی تیاری و فراہمی ترک کر دیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور تیسری عالمگیر جنگ چھڑ گئی تو نہ صرف انہیں بلکہ اُن کے تمام اتحادیوں کو بھی تباہ و برباد کر کے رکھ دے گی۔

۔۔۔اسی طرح ایئرپورٹ پر موجود صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ تمام مسلمان فرقوں میں بنیادی عقائد پر کوئی اختلاف نہیں۔ اختلاف محض طریقِ عبادت وغیرہ کے فروعی مسائل میں ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کو حج بیت اللہ سے جبرًا محروم کر دینے کا ذکر بڑے کرب سے کیا۔ اور کہا اللہ تعالیٰ نے تو کسی مسلمان پر ایسی پابندی نہیں لگائی۔ اور بیت اللہ شریف اور مکہ معظمہ تو ہر مسلمان کو دل و جان سے عزیز ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے اس بابرکت سفر کے لئے جب بھی ویزا ملا میں بفضلہٖ یہ سعادت ضرور حاصل کروں گا۔"

(۲۸ اگست ۱۹۸۰ء)

ہفتہ وار "ٹائمز انٹرنیشنل" (TIMES INTERNATIONAL)

"۔۔۔حالات بہت جلد بڑی طاقتوں کو یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیں گے کہ آج کے مسائل کا حل جدید و مہلک ہتھیاروں کی تیاری و فراہمی میں نہیں بلکہ بین الاقوامی تعلقات مروّت کی بحالی کا انحصار اُن آفاقی اُصولوں پر ہے جو اسلام نے پیش کئے ہیں"۔۔۔ یہ ہے وہ انتباہ جو عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام حضرت میرزا ناصر احمد نے بڑی طاقتوں کو فرمایا۔ جنہوں نے حال ہی میں اپنا دورۂ نائیجیریا ختم کیا ہے۔۔۔ آپ نے ۱۹ اگست کو "فیڈرل پیلس ہوٹل وکٹوریہ آئی لینڈ" لیگوس میں ایک بھرپور پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔۔۔

کانفرنس کے دوران جب آپ کی توجہ شہزادہ فہد کی تجویز جہاد کی طرف مبذول کرائی گئی تو آپ نے تفصیل سے بتایا کہ "جہاد فی الاسلام" کی تین قسمیں ہیں:-

اوّل:- "تزکیۂ نفس کے لئے جہاد"

دوم:- "تبلیغِ اسلام کے لئے جہاد"۔۔۔ اور

سوم:- اپنے دفاع کے لئے جہاد

جب دوسرے تمام امن پسندانہ ذرائع ناکام ثابت ہو جائیں۔ اور میرے خیال میں ابھی تمام امن پسندانہ ذرائع آزمائے نہیں گئے۔

اس سوال کے جواب میں کہ عام مسلمانوں میں احمدیوں کے لئے مغائرت کیوں پائی جاتی ہے؟ آپ نے کہا: "اس مغائرت کی بنا غلط فہمی پر ہے۔ ورنہ جہاں تک بنیادی عقائد کا تعلق ہے احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ جو یہ ہیں:-

- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت
- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت۔۔۔ اور
- پانچ بنیادی ارکانِ اسلام

باقی تمام باتیں فروعی اور ضمنی ہیں۔ جو وجہ مخاصمت نہیں ہونی چاہئیں۔۔۔ آپ نے احمدی حضرات کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنے آپ کو اُن فتوحات کے لئے تیار کریں جو غلبۂ اسلام سے متعلق ہیں۔ اور جن کا آغاز جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی ختم ہونے کے ساتھ ہی شروع ہونے والا ہے۔۔۔ آپ نے کہا۔ غلبۂ اسلام کی صدی سے متعلق مسائل و امور سے عہدہ برآ ہونے کے لئے رُوحانی علوم کے پہلو بہ پہلو سیکولر علوم کا حصول بھی ضروری ہے۔ اور تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر اسلام کی ترقی کے لئے سرگرم عمل ہونا چاہیئے مگر یاد رہے یہ ترقی محض ایمان لے آنے سے حاصل نہیں ہوگی بلکہ اس کے لئے ہمیں اسلام کو عملًا اپنے معمولاتِ زیست میں سمونا ہوگا۔

آپ نے ۲۰ لاکھ نائیجیرین احمدیوں کی مرکزی مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مسجد کو دینی علوم کے حصول کے علاوہ اُن اغراض کے لئے بھی استعمال کیا جائے جو اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہوں۔

آپ نے اپنے ہر جماعتی و غیر جماعتی خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اسلام کی ترقی اور فروغ کے بنیادی مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام کشیدگیاں اور مغائرتیں ختم کر کے متحد و یک جان ہو جانا چاہیئے"۔

(یکم ستمبر ۱۹۸۰ء)

(بحوالہ ہفت روزہ "لاہور" لاہور مجریہ ۲۱ ستمبر ۱۹۸۰ء)

اخبارِ قادیان

● ۔۔۔مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد ان دنوں ہندوستان کی بعض جماعتوں کے مالی دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔

● ۔۔۔مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر اُمورِ عامہ اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ، پونچھ اور کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ مکمل کر کے بذریعہ کار مورخہ ۲۹/۸ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

● ۔۔۔مورخہ ۲۹/۸ کو بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی زیرِ صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس متوطن اڑیسہ مقیم غانا (مغربی افریقہ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ مغربی افریقہ کے بعض ایمان افروز کوائف سنائے۔

● ۔۔۔مکرم محمد اسماعیل صاحب گجراتی درویش تاحال امرتسر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اب افاقہ ہے لیکن ہنوز کمزوری ہے۔ احباب موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

● ۔۔۔مکرم منظور احمد صاحب لندن سے مورخہ ۲۴/۹ کو اپنے دو بیٹوں کے ساتھ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے لئے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۲۷/۹ کو ہندوستان کے بعض تاریخی مقامات دیکھنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

● ۔۔۔مکرم محمد ابراہیم صاحب درویش ریڈیو میکر کی دوسری بیٹی عزیزہ امۃ النصیر سلمہا اہلیہ مکرم مولوی ملک محمد مقبول صاحب کو اپنڈکس کی تکلیف ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت و شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

● ۔۔۔مکرم بہادر خان صاحب درویش عرصہ سے فریش ہیں۔ اور بہت زیادہ کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سرینگر میں ساتویں آل کشمیر احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس کا انعقاد

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی شمولیت ★ سرینگر احمدیہ مسجد کی نئی عمارت کا افتتاح

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج مبلغ صوبہ کشمیر

مورخہ ۲۱، ۲۲ تبوک/ستمبر ۱۳۵۹ ہش/۱۹۸۰ء کو احمدیہ مسجد سرینگر میں ساتویں آل کشمیر احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس ۲۱، ۲۲ اگست کو منعقد ہونی تھی مگر حالات کی خرابی کی وجہ سے ایک ماہ کی تاخیر ہوئی۔ اس کانفرنس کی تشہیر کے لئے اشتہار شائع کرائے گئے اور سرینگر شہر اور وادی کے بعض دوسرے علاقوں میں چسپاں کروائے گئے مقامی اخبارات نے کانفرنس کی خبریں شائع کیں۔ خاص طور پر یہاں کے مشہور اخبار "سرینگر ٹائمز" نے اپنی ۲۱ ستمبر کی اشاعت میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تصویر شائع کرتے ہوئے یہ خبر درج کی کہ آج موصوف آل کشمیر احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس اور مسجد کی عمارت نو کا افتتاح فرما رہے ہیں

استقبال محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان

مورخہ ۲۱ تبوک صبح دس بجے تک وادی کشمیر سے کثیر تعداد میں مہمانان کرام احمدیہ مسجد میں پہنچ گئے ٹھیک گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مسجد احمدیہ تشریف لائے نعرہ ہائے تکبیر سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ محترم میاں صاحب نے جملہ حاضرین سے مصافحہ فرمایا۔ اس سے قبل مورخہ ۱۹ تبوک کو دو مرکزی بزرگان محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت وتبلیغ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لا چکے تھے

مسجد کی عمارت نو کا افتتاح

ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے محترم حضرت میاں صاحب نے مسجد کی عمارت نو کا افتتاح فرمایا اس مسجد کا پلاٹ ۱۹۲۰ء میں خرید کر دیا گیا اور پرانی عمارت کی بنیاد ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ رکھی گئی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت خلیفہ نور الدین جمونی رضی اللہ عنہ نے دعا کروائی تھی اس مسجد کی عمارت نو کا سنگ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے اپنے دست مبارک سے اپریل ۱۹۷۷ء میں رکھا تھا اور آج آپ ہی نے اس کا افتتاح فرمایا۔

کانفرنس کا افتتاح

مسجد کے افتتاح کے ساتھ ہی کانفرنس کے پروگرام بھی شروع ہو گئے سب سے پہلا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ آسنور کی تلاوت قرآن کریم اور مظفر احمد صاحب ناک کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب صدر مجلس استقبالیہ برائے کانفرنس نے معزز مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام برائے کانفرنس پڑھ کر سنایا نیز آپ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی لیکن افراد جماعت کو ان ترقیات کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنی ہونگی آپ نے آخر میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی افتتاحی خطاب کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی خوش الحانی آواز میں اپنی کشمیری نظم سنائی۔

جماعت احمدیہ کی ترقیات

اس موضوع پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی آپ نے جماعت احمدیہ کی ابتدائی حالت اور پھر جماعت کی بالتدریج ترقی کا مفصل ذکر فرمایا آپ نے وہ حوالجات بھی پڑھ کر سنائے جن میں مخالفین ومعاندین نے جماعت کی ترقیات کا اعتراف کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر روز ہمارے لئے ترقیات کا پیغام لاتا ہے ہماری تعداد میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد ڈیڑھ کروڑ ہو گئی ہے پون گھنٹے تک آپ نے اپنا خطاب جاری رکھا۔

مذہب وسائنس

اس اجلاس کی تیسری تقریر پروفیسر مبارک احمد صاحب نے مذہب وسائنس کے عنوان پر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ موجودہ مادیت۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے دور میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سائنس اور مذہب آپس میں جوڑ نہیں رکھتے کیونکہ دونوں کے اصول میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن اس صدی کے ابتداء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی معہود نے اور آپ کے خلفاء اور جماعت کے بزرگان نے مستحکم دلائل قرآن وسائنس سے یہ ثابت کیا کہ ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ قرآن کریم نے جن حقائق کو آج سے چودہ سو سال قبل بیان کیا تھا سائنس ان حقائق کو آج منکشف کر رہی ہے آپ نے اپنی تقریر انگریزی میں فرمائی اور اردو میں اس کا ترجمہ اور خلاصہ بیان کیا

معرفت الٰہی کے ذرائع

اس اجلاس کی چوتھی (آخری) تقریر مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے کاشمیری زبان میں "معرفت الٰہی کے ذرائع" کے زیر عنوان کی آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی آیات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ معرفت الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ تزکیہ نفس کیا جائے پھر ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہا جائے آپ نے بعض ان شخصیات کا ذکر فرمایا جن کا ایمان لانے سے قبل کیا حال تھا اور بعد میں ان کو کس قسم کی معرفت نصیب ہوئی یہ اس اجلاس کی آخری تقریر تھی۔ اڑھائی بجے بعد اعلانات پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

پہلا دن ــــ دوسرا اجلاس

کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک چار بجے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوت وتبلیغ قادیان کی زیر صدارت مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی نظم مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ آسنور نے پڑھی اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر عنوان فرمائی آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بہت سے واقعات بتائے آپ نے بتایا کہ نبی کریم کا ایک مکی دور تھا اور دوسرا مدنی مکی دور میں آپ کی شدید مخالفت ہوئی ان واقعات کو بیان فرمانے کے بعد آپ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ مشکلات کے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے لئے کافی ہے

اسلامی تعلیمات

اس عنوان پر محترم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی بیس منٹ کی تقریر میں پانچ خصوصی اسلامی تعلیمات کا ذکر فرمایا۔ اس تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی کاشمیری نظم پڑھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں

اس عنوان پر خاکسار محمد حمید کوثر نے تقریر کی۔ خاکسار نے سب سے پہلے یہ بتایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کس طرح توفیق ملی اور جب وہ ایمان لے آئے تو مصائب وآلام برداشت کرتے ہوئے کس طرح ثابت قدم رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ ان کو کس طرح دیا۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اسکے نتائج

اس اجلاس کی تیسری تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ آسنور نے کی آپ نے جماعت کا تبلیغی نظام مبلغین کرام کی قربانیاں اور نتائج سے سامعین کو آگاہ کیا۔ اس تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری میں ایک نظم سنائی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا

بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمائی آپ نے خصوصاً مسلمانوں کے تنزل و انحطاط کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی - یاجوج ماجوج کی ترقی کی پیشگوئی اسلام کی بعثت ثانیہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں تفصیل سے بیان فرمائیں آپ نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی پیشگوئیاں بیان فرماتے ہوئے احادیث نبویہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہونا ثابت فرمایا - آخر میں آپ نے مختلف مذاہب کی کتب سے حوالہ جات دے کر صداقت مسیح موعود ثابت فرمائی -

اس اجلاس کی آخری نظم عبد الحمید صاحب ناظر دستی نگر نے خوش الحانی سے کاشیری زبان میں پڑھی اجتماعی دعا کے بعد پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی -

انصار اللہ کا شبینہ اجلاس

مورخہ ۲۱ر ستمبر رات نو سے دس بجے تک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب کی تلاوت اور غلام نبی صاحب ناظر کی نظم کے ساتھ مجلس انصار اللہ کشمیر کا شبینہ اجلاس شروع ہوا - تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک زعیم اعلیٰ کشمیر نے حاضرین سمیت انصار اللہ کا عہد دہرایا - عہد کے بعد مکرم مولوی عبد الواحد صاحب صدر جماعت کوریل - مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد - مکرم خواجہ شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ترکہ پورہ اور مکرم عبد المجید صاحب ٹاک نے تربیتی عنوانات پر تقاریر فرمائیں -

آخر میں صدر مجلس نے فرمایا جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی عمر کے لحاظ سے کسی نہ کسی تنظیم سے منسلک ہے اگر وہ پندرہ سال سے کم عمر کا ہے تو وہ اطفال الاحمدیہ سے تعلق رکھتا ہوگا اگر اس کی عمر پندرہ سال سے زیادہ ہے تو مجلس خدام الاحمدیہ سے اس کا تعلق ہوگا اگر وہ چالیس سال کا ہے تو اس کا تعلق مجلس انصار اللہ سے ہوگا - ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی تنظیم کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے آپ نے بچوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہر ہفتے خط لکھا کریں -

ریڈیو کشمیر سے کانفرنس کی خبریں

مورخہ ۲۱ر ستمبر شام ساڑھے سات کاشیری اور پونے آٹھ اردو خبروں میں یہ بتایا گیا کہ آج محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دو روزہ آل کشمیر احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس کا افتتاح فرمایا اور یہ کانفرنس کل بھی جاری رہے گی -

نماز تہجد

۲۲ر ستمبر کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے نماز تہجد پڑھائی -

درس حدیث

نماز فجر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حدیث کا درس دیا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھ کر سنائی اور احباب جماعت کو نصیحت کی کہ وہ آپس میں محبت پیار سے رہیں اور اختلاف رائے کی صورت میں آپس میں جلد صلح کی طرف راغب ہونا چاہیئے

دوسرا دن - پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک صبح سات بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت مکرم مولوی شرافت احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی تلاوت سے شروع ہوا - تلاوت کے بعد عزیز داؤد احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب ظفر نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی -

اس اجلاس کی سب سے پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تربیت اولاد کے زیر عنوان فرمائی آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں ربنا ھب لنا من ازواجنا.... کی دعا پڑھی اور احسن رنگ میں سامعین کو اس اہم موضوع کی طرف توجہ دلائی -

حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے زیر عنوان فرمائی آپ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ رشتہ ناطہ - جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے -

اس تقریر کے بعد مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر نے آنفیراں کا شکریہ ادا کیا -

صدارتی خطاب

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمائی - آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ تبلیغی میدان میں جماعت نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں الیمانہ ہو کہ تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ہم ان کامیابیوں کے حصول میں پیچھے رہ جائیں والدین کو اپنے بچوں کی تربیت کا پورا خیال رکھنا چاہیئے - اسی طرح جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور ان کی جماعت میں داخل ہوئے تو ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر سختی سے عمل کرنا چاہیئے آخر میں آپ نے افریقہ میں جماعت کی ترقیات اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر کے حالات سنائے اور حضور کے دورہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی بالآخر پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ ٹھیک ساڑھے نو بجے دوسرے دن کا یہ اجلاس ختم ہوا اور اس کے ساتھ ہی دو روزہ کانفرنس کے پروگرام ختم ہو گئے -

گروپ فوٹو

جلسے کے بعد ایک گروپ فوٹو لیا گیا جس میں حاضرین جلسہ شریک ہوئے -

آخر میں قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے - آمین

شکریہ

اس موقعہ پر خاکسار جملہ افراد جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنایا اور اس کے انتظامات میں مدد دی خصوصاً مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد خواجہ عبد العزیز صاحب صدر مجلس استقبالیہ مکرم بابو غلام رسول صاحب زعیم انصار اللہ سرینگر اور عبد الحمید صاحب ٹاک اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین :

منشی محمد شمس الدین صاحب مرحوم کا ذکر خیر

بقیہ صفحہ (۱۰)

اسی قدر اس کے مال میں برکت بھی ہوتی جائے گی -

مرشد آباد کی جماعت کی طرف سے زیر تبلیغ دوستوں کو بارہا بغرض مشاہدہ انجمن احمدیہ کلکتہ میں بھجوایا گیا حسن اتفاق سے دوستوں کی حاجی صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی واپسی پر ان میں بہتوں نے مرحوم کے حسن سلوک، پیار و محبت اور ان کی نیکی کا ذکر کیا - اور کبھی ان کو بھول نہ سکے -

زندگی کے آخری ایام میں شدید خواہش تھی کہ قادیان میں وفات ہو مگر خدا تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کو دوسرے رنگ میں پورا کیا یعنی بذریعہ ٹیلیفون اطلاع کیونکہ آپ کا ایک پوتا نو عمری میں قادیان میں طالب علمی کے زمانے میں قادیان ہی میں ایک حادثے میں فوت ہو گیا اور بعد از وفات آپ کو بھی آپ کے ورثاء نے فوراً بہشتی مقبرہ میں پہنچا دیا اور اب قادیان میں ایک پوتا زیر تعلیم ہے ایک اور پوتا صدر انجمن احمدیہ کے ادارے میں کارکن ہے اور ایک پوتی کی قادیان میں شادی ہو چکی ہے یہ سب باتیں آپ کی مرکز سلسلہ سے گہری وابستگی پر دلالت کرتی ہیں -

مرحوم موصوف کے اخلاق کریمانہ پر نہ تنگی غالب آئی اور نہ تونگری آپ شروع سے آخر عمر تک سادہ اور شرعی لباس پہنتے رہے - لباس بھی سفید تھا تو دل بھی سفید - بہت خوبیوں کے مالک تھے مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا کرے اور پسماندگان کو روحانی وارث بنائے آمین :

وقف جدید کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"ہماری جماعت میں جتنی بھی تحریکیں کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک وقف جدید ہے"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۲ر فتح ۱۳۵۴ ہش)

آپ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو جائیں جو خدا تعالیٰ کی معرفت کے حصول اور رسول کریم صلعم کی عظمت کے قیام کے لئے کوشاں ہیں

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

حیدرآباد میں تبلیغی سرگرمیاں

دو نوجوانوں کا قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر از جماعت افراد بے حد دلچسپی سے جماعت احمدیہ کے معتقدات و نظریات سے متعلق دریافت کرنے کے لئے احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد تشریف لارہے ہیں اور جوں جوں چودھویں صدی کے اختتام کے ایام قریب آرہے ہیں۔ غیر از جماعت افراد میں ایک عجیب سی بے چینی نظر آتی ہے خاص طور پر جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جس قدر پیشگوئیاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے متعلق ہیں وہ چودھویں صدی کے اختتام تک ہی نشاندہی کرتی ہیں۔ پندرھویں صدی میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا کہیں ذکر موجود نہیں لہٰذا سوائے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے کسی ایک ایسے شخص کی نشاندہی کریں جو سچا امام مہدی ہو اور اللہ تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو چنانچہ ہمارے مشن ہاؤس میں جس قدر بھی محققین تشریف لائے اس مقام پر پہنچ کر سر تسلیم خم کر گئے کہ بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے علاوہ کوئی مذہبی ایسا موجود نہیں۔ دوران ماہ مختلف مکاتیب فکر کے نوجوانوں کو پیغام حق پہنچایا گیا سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا گیا جس میں خاکسار کی معاونت محترم نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت یادگیر مکرم قریشی محمد یوسف صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ مکرم الحاج ظفر عبد الباسط صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ مکرم محمد معین الدین صاحب محبوب نگر۔ مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے کی جزاھم اللہ خیراً۔

ایک نوجوان پائلٹ نے احمدیت کو قبول کیا نیز مکرم عبد الحمید صاحب نے بذریعہ خط اطلاع دی کہ انہوں نے بھی عید الفطر کے موقع پر بیعت کر لی ہے یہ نوجوان پہلے سے ہی ہمارے ساتھ تبلیغی دوروں پر کام کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے آمین۔ ایک غیر مسلم خاندان کو پیغام حق پہنچایا گیا وہ اسلام کی طرف کافی راغب ہو چکا ہے بلکہ مستورات نے چندہ ادا کرنے کی بھی خواہش کی ہے جبکہ اسی خاندان کے ایک نوجوان چھ ماہ سے صد سالہ جوبلی منصوبہ میں ۵۰/- پچاس روپے ماہانہ ادا کر رہے ہیں اور دو ماہ سے اس تحریک میں جو حضور پرنور ایدہ اللہ نے غلبہ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کا ذریعہ قرار دی ہے مذکورہ بالا نوجوان ۲۶/- روپے ماہانہ ادا کر رہے ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت شروع کر کے غیر مسلم رسومات سے اجتناب شروع کر دیا ہے احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد از جلد ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے مکرم محمد حنیف صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ سکندرآباد خاص طور پر اس خاندان کو تبلیغ کر رہے ہیں اس ماہ حیدرآباد میں British Council of Churches کی کانفرنس ہوئی جس میں زیادہ تر بیرونی ممالک کے مندوبین نے شرکت کی خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے تقریباً ستر جرمن مندوبین کو لٹریچر دیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کرایا اس موقع پر بعض مودودی جماعت کے افراد سے خدام نے تبادلۂ خیالات کیا۔ چیف منسٹر آندھرا پردیش نے مکہ مسجد میں ایک اسلامیہ لائبریری کا افتتاح کیا خاکسار کے ہمراہ بعض خدام گئے اور اس لائبریری میں جماعت کی کتب کا مکمل سیٹ منتظمین سے مل کر رکھوایا گیا تاکہ غیر از جماعت ہمارے لٹریچر سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ممبر آف پارلیمنٹ سردار خوشونت سنگھ صاحب جو ان دنوں ہندوستان ٹائمز کے ایڈیٹر ہیں۔ ان سے ملاقات کر کے خاکسار نے ان کی گلپوشی کی اور اپنی کتاب ست سندیش تحفہ کے طور پر پیش کی جس میں گرو گرنتھ صاحب سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔ موصوف نے بے حد عقیدت سے قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ دوران ماہ پچاس چرچ جس کو بذریعہ پوسٹ خاکسار کا تیار کردہ کتابچہ چار سوالات بھجوایا گیا۔ تین غیر از جماعت معززین جن میں ایک عثمانیہ یونیورسٹی کے پروفیسر بھی شامل ہیں کے نام اخبار بدر لگایا گیا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس میں برکت دے آمین اللھم آمین۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

محترم جناب الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ مرشدآباد (بنگال))

۱۹۵۱ء میں خاکسار مرکز سلسلہ قادیان سے کلکتہ پہنچا اس وقت سے خاکسار مکرم و محترم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ سے تعلق رکھتا ہے ـــــ ایک لمبا عرصہ آپ کی صحبت میں گذرا چنانچہ آپ کے اخلاق کریمانہ اور اوصاف حمیدہ کا جو آج تک میرے دل و دماغ پر اثر ہے ان میں سے چند ایک واقعات ہدیۂ ناظرین ہیں۔

مرحوم بہت ملنسار ہمدرد اور نوجوانوں پر شفقت کرنے والے بزرگ تھے اور پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے علاوہ باقاعدہ نماز تہجد ادا کرنے والے اور بکثرت قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے عادی تھے ـــــ انجمن احمدیہ کلکتہ میں ہر تقریب میں وقت سے پہلے حاضر ہوتے اور پروگرام یا نماز سے پہلے جتنا وقت ملتا ذکر الٰہی یا تربیتی و تبلیغی گفتگو میں گزارتے۔ کسی جلسہ عام یا تربیتی و تبلیغی جلسوں میں مدعو کیا جاتا تو وقت نکال کر ضرور شرکت فرماتے اور بنگلہ زبان میں موثر تقریر کرتے ـــــ آپ کی تبلیغی گفتگو نہایت شائستہ اور پُر محبت و پُر خلوص ہوتی جس کے نتیجہ میں شدید مخالف بھی دوران گفتگو ہی نرم ہو جاتا اور پھر آپ سے ادب و احترام سے پیش آتا۔ نومبایعین دوست آپ سے ملنے کے بعد بہت خوشی اور ایمان میں تازگی محسوس کرتے اور یقین کرتے کہ انہوں نے اعلیٰ درجہ کے روحانی انسانوں کی جماعت میں شمولیت کی توفیق پائی ہے

ماضی قریب ہی میں بھگوان گولہ (مرشدآباد) سے پانچ چھ مولوی صاحبان سکولوں کی طرف سے کسی امتحان کی غرض سے کلکتہ آئے اور امیر جماعت کلکتہ کی اجازت سے انجمن احمدیہ میں ٹھہرے۔ جب واپس ہونے لگے تو خاکسار سے انہوں نے کہا کہ:۔ "انجمن احمدیہ میں ہماری ایک کامل بزرگ سے ملاقات ہوتی رہی جن کا نام الحاج محمد شمس الدین صاحب ہے ان سے مل کر ہم بہت خوش ہوئے آپ وہ وجود نہیں کہ جن کو ہم بھول سکیں"۔

کسی نو احمدی کو مخالفت کا نشانہ بنایا جاتا یا گھر سے نکال دیا جاتا تو آپ فوراً اکیلے یا چند دوستوں کو لے کر اس کی مدد کو پہنچ جاتے اور اس کی پناہ ہو جاتے۔

جلسہ سالانہ قادیان میں باقاعدگی سے شرکت فرماتے رہے بلکہ نادار احباب کو جلسہ پر قادیان بھجوانے کے لئے ایک فنڈ بھی آپ نے قائم کیا تھا۔ جس کے ذریعہ کئی دوستوں نے قادیان کی زیارت اور جلسہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔

دوست احباب کے ساتھ مل کر کھانے پینے میں خوشی محسوس کرتے سفر یا حضر میں دوست احباب کو کوئی چیز کھلانا مقصود ہوتا تو کہتے معلوم ہوتا ہے یہ کوئی اچھی چیز ہوگی یا چلو کھا کر دیکھیں یہ کیا چیز ہے اور اس طرح آیت کریمہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا کے مصداق عمل کرتے۔

مرحوم و مغفور کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر کتب سلسلہ خرید کر پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے کا بے حد شوق تھا جماعتی رسالوں اور اخبارات کے مستقل گاہک تھے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلاتے تھے بلکہ نادار لیکن مطالعہ کا شوق رکھنے والے بعض افراد کے نام اپنے خرچ پر اخبار جاری کراتے۔

حاجی صاحب مرحوم جب بھی قادیان اور ربوہ تشریف لے جاتے تو بڑا شغل یہی رہتا کہ صحابہ کرام کو تلاش کر کے ان سے ملاقات کی جائے اور ان سے فیض حاصل کیا جائے چنانچہ ۱۹۵۹ء میں ہم دونوں کو ربوہ میں ایک ماہ قیام کرنے کا موقع ملا اس عرصہ میں منشی صاحب مرحوم روزانہ کسی نہ کسی صحابی سے ملاقات کا پروگرام بناتے رہے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ اور حضرت حافظ شاہجہانپوری مرحوم وغیرہ وغیرہ جیسے کبار صحابہ سے ملاقاتیں اور ایمان افروز باتیں آج تک دل پر نقش ہیں۔

محترم منشی صاحب مرحوم جب بھی کسی جماعت میں تشریف لے جاتے وہاں کی تربیت و اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دیتے اور جماعت کے افراد کو اپنی معیشت کو بہتر بنانے پر زور دیتے اور فرماتے کھیتی باڑی پر بھروسہ کر کے مت بیٹھے رہو بلکہ دوسرے کام بھی کرتے رہا کرو کیونکہ ایک احمدی جتنا زیادہ کمائے گا اسی قدر زیادہ چندے بھی دے گا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اڑیسہ کے شمالی ساحلی علاقے میں تبلیغی سرگرمیاں

نو افراد حلقہ بگوش احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہی اڑیسہ میں ہماری جماعتیں قائم ہو گئی تھیں اس کے بعد سے برابر جماعتوں کی تعداد اور افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اڑیسہ کے شمالی ساحلی علاقہ میں ہماری دو جماعتیں سورو اور ہلدی پدا ہیں اس علاقہ میں پیغام احمدیت کو وسیع تر کرنے کے لئے ایک تبلیغی ٹور کا پروگرام بنایا گیا جس میں مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ وامیر وفد خاکسار سید رشید احمد سونگھڑوی سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم کلیم الدین صاحب آف تاراکوٹ۔ مکرم جیار الدین صاحب آف تاراکوٹ۔ مکرم علیم الدین صاحب ریلوے ڈرائیور آف تاراکوٹ شامل تھے مقدم الذکر دو افراد یکم جون کو سونگھڑہ سے روانہ ہوئے اور باقی افراد کو ساتھ لے کر یہ وفد ۲ر جون کو روانہ ہوا۔ سفر بذریعہ ریل تھا اس لئے پہلے جلیسو مقام پر سٹیشن پر لٹریچر تقسیم کیا گیا اس کے بعد وہاں سے قریب ۱۲ میل دور ایک مسلم آبادی کی جگہ ہے بچھم باڑ وہاں پر بھی ہندوؤں اور مسلمانوں میں لٹریچر تقسیم کیا اور ۳ر جون کو بعد نماز عشاء ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا گیا مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی بر عایت پردہ شرکت کی۔ محترمہ وسیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم الدین صاحب نے انہیں سے قبل پیغام حق پہنچایا تھا۔ اس اجلاس کے موقعہ پر خاکسار اور مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے تقریریں کیں اس موقعہ پر بعض سوالات کے جوابات بھی دئے گئے وقت زیادہ ہو جانے کے سبب لوگوں کی تشنگی باقی رہی۔ اگلے روز ۴ر جون کو بھی لوگوں سے تبادلۂ خیالات کیا گیا جس سے کافی غلط فہمیاں حاضرین کی دور ہو گئیں۔

اسی روز چار جون کو وسیع پیمانے پر جلسہ کا اہتمام کیا گیا لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا اس جلسہ کو مکرم کلیم الدین صاحب خاکسار سید رشید احمد اور مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے خطاب کیا ان تقاریر میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بخوبی وضاحت کی گئی۔ مورخہ ۵ر ۶ر جون کو بھی انفرادی تبلیغ کا موقعہ ملا۔

بیعتیں اس موقعہ پر دو خاندانوں کے نو افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک مورخہ ۶ر جون کو جمعہ کی نماز اس نئی قائم شدہ جماعت میں ادا کی گئی بعدہٗ یہ وفد واپس ہوا اللہ تعالیٰ ان افراد کو استقامت عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

اسی طرح اس دورہ کے اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

خاکسار: سید رشید احمد سونگھڑوی سیکرٹری تبلیغ

مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور کی تبلیغی و تربیتی کارگذاری!

گذشتہ ماہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بھاگلپور میں آمد پر برادرم مکرم محمد مبین خانصاحب کا بحیثیت قائد اور دیگر عہدیداران مجلس کا انتخاب عمل میں آیا۔ مورخہ ۱۷ر اگست کو مجلس کا پہلا اجلاس مکرم ڈاکٹر محمود حسن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے کے بعد مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ نے خدام کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح مورخہ ۲۴ر اگست کو بھی مجلس کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں متعدد خدام و اطفال کے علاوہ مکرم مولوی صاحب موصوف نے بھی تقریر کی عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولوی صاحب موصوف اور مکرم سید جاوید خورشید صاحب انچارج شعبۂ تبلیغ کی نگرانی میں بہت سے خدام نے شہر کے اطراف میں قریباً تین صد جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ شعبۂ تعلیم و تربیت کے تحت خدام اور اطفال کو نماز وں اور درس میں حاضر ہونے کے لئے مؤثر رنگ میں کارروائی کی گئی مکرم سید نبارک احمد صاحب شعبہ خدمت خلق کی نگرانی میں خدام نے خدمت خلق کے کاموں میں سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ دینی نصاب کے امتحان میں چھ خدام اور دو اطفال شریک ہوئے مقامی مجلس نے چندہ خاص میں مبلغ ؍۲۱۰ روپے ادا کئے نیز چندہ ممبری کا کثیر حصہ بھی مرکز میں بھجوایا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ خدام میں ایک نئی بیداری پیدا ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بیداری کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار: آفتاب احمد خاں ناظم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور (بہار)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے علاقہ کیرالہ کا کامیاب دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی زیر ہدایت خاکسار نے مورخہ ۱۵ر اگست ۸۰ء سے ۲۰ر ستمبر ۸۰ء تک جماعتہائے احمدیہ کیرلہ۔ مرکرہ۔ شموگہ اور بنگلور کا دورہ کیا اس دورہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کی از سر نو تنظیم تجنید۔ تشخیص بجٹ اور وصولی چندہ جات جیسے امور سر انجام دئے گئے۔ پروگرام کے مطابق خاکسار مورخہ ۱۶ر اگست کو پینگاڈی پہنچا وہاں سے کوڈالی۔ کینانور۔ موگرال۔ مرکرہ۔ شموگہ۔ بنگلور۔ پلی پورم۔ منارگھاٹ۔ مریا کنی۔ پتھ پیریم۔ کالی کٹ۔ کوڈیا ستور۔ آرا پورم۔ کرونا گاپلی ہوتے ہوئے الیپی پہنچا ان تمام جماعتوں میں بعض جگہ نئی مجالس قائم کی گئیں ان کے قائدین کا انتخاب کرا کے فہرست تجنید تیار کی گئی اور بعض مقامات پر پرانی تنظیموں کا جائزہ لے کر ان کو پہلے سے زیادہ منظم کیا گیا چندہ جات کا بجٹ تیار کیا گیا اور اس کے مطابق چندہ جات کی وصولی کی بھی کوشش کی گئی مذکورہ تمام جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے جب خاکسار الیپی پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہاں ایک ہفتہ قبل جماعت کے سیکرٹری تبلیغ مکرم عبد الحکیم صاحب کا ایک سالہ لڑکا وفات پا جانے پر اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کی اجازت نہ دی گئی اور مخالفت ہوئی چنانچہ مشن ہاؤس کے کمپاؤنڈ کے ایک کونے میں اس کو دفنایا گیا اس پر بہت تعداد مخالفین کی وہاں پہنچی اتنے میں پولیس و متعلقہ افسران بھی وہاں پہنچ گئے بالآخر باہمی مصالحت سے فیصلہ کیا گیا کہ میت کو عام قبرستان میں دفن کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ خبر سن کر قریب کی جماعتوں کے نمائندگان وہاں پہنچے اور متعلقہ افسران سے مل کر احمدیوں کے لئے علیحدہ قبرستان کا مطالبہ کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے جلد قبرستان مل جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب اس جماعت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا اور اس میں مختلف تاریخی واقعات و شواہد کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی صداقت اور مخالفوں کی ناکامی کا ذکر کیا اور جماعت کی عظیم الشان قربانیوں کا بھی ذکر کیا تو ایک اور دوست بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اسی طرح دوسرے دن بھی اجلاس ہوا۔ جس کے بعد تین احباب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین

اس طرح یہ دورہ جہاں خدام الاحمدیہ کو منظم کرنے کا باعث بنا وہاں مختلف تبلیغی و تربیتی امور بھی سر انجام دئے گئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۱۲ر ستمبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب سالار جنگ شادی خانہ میں خاکسار نے مکرم محمد رفیع احمد صاحب B. com مقیم امریکہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مسماۃ سیدہ نور پیکر صاحبہ بنت مکرم میر احمد صادق صاحب مرحوم مبلغ ۲۵ ہزار روپے حق مہر کیا۔ بوقتِ نکاح علاوہ افرادِ جماعت کے کثیر تعداد میں غیر از جماعت نے شمولیت فرمائی مکرم رفیع احمد صاحب نے دو سال قبل حیدرآباد میں احمدیت کو قبول کیا تھا نیز آپ کے چھوٹے بھائی نے بھی اڑھائی سال قبل حیدرآباد میں احمدیت کو قبول کیا اور آپ کی ہمشیرہ برجیس کوثر صاحبہ اور آپ کی والدہ صاحبہ بھی ایک سال قبل آغوش احمدیت میں آگئیں۔ مکرم محمد رفیع احمد صاحب نے اس شادی کی خوشی میں مبلغ ؍۵۰ روپے اور مکرم میر احمد صادق صاحب نے مبلغ ؍۲۰ روپے مختلف مدات میں ادا کئے ۲۴ مورخہ ۱۴ر ۹ کو مکرم رفیع احمد صاحب نے تقریباً سات صد معززین کو دعوتِ ولیمہ پر مدعو کیا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

کینیڈا کے گورنر جنرل کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ

گورنر صاحب کی طرف سے اظہارِ خوشنودی

رپورٹ مرسلہ: محترم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قمر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ونی پیگ (کینیڈا)

کینیڈا کے گورنر جنرل جناب ایڈورڈ شرائر جو ہمارے منتخب نمائندہ اور ہمارے محلہ میں ہی رہتے ہیں، کی خدمت میں گزشتہ سال قرآن کریم انگریزی و دیگر چند کتب کا تحفہ ارسال کیا گیا۔ اسی طرح اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کرایا گیا۔ جناب گورنر صاحب موصوف کی طرف سے اس تحفہ کے وصول ہونے پر جو جواب تحریر کیا گیا اس کا اردو ترجمہ قارئین بدر کے استفادہ کے لئے درج ذیل ہے۔

"ڈیر ڈاکٹر قمر!
میں اور میری اہلیہ محترمہ آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی نیک خواہشات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو آپ نے ہمارے نئے تقرر اور مفوضہ فرائض پر پیش کی ہیں۔ ہم آپ کے پیغام اور کتب بھجوانے پر بھی بہت ممنون ہیں جو آپ نے ہماری لائبریری کے لئے ارسال کی ہیں۔

آپ کا خیر اندیش
(دستخط) ایڈورڈ شرائر
گورنر جنرل کینیڈا"

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرماتے ہوئے سعید روحوں کو قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم ڈاکٹر نظام الدین صاحب بودھن آف مارشیس حال مقیم انگلستان اپنی صحت و عافیت اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی لاہور سے شدید علالت کی اطلاع ملی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے (خاکسار قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان)

(۳) مکرم نور محمد شاہ صاحب بھدرک (اڑیسہ) بعض پریشانیوں سے دوچار اور بیمار ہیں۔ موصوف مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۴) مکرم محمد ناصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مسکرا (یو۔پی) اپنی اہلیہ محترمہ کی کامل صحت و شفایابی کاروبار میں برکت اور اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ (خاکسار جاوید اقبال اختر)

(۵) خاکسار نے انجینئرنگ کے سال اول کا امتحان دے رکھا ہے۔ نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ (خاکسار خیروز الدین خان برلا انجینئرنگ کالج سمبلپور اڑیسہ)

(۶) خاکسار کی ممانی صاحبہ مونگھیر (بہار) میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
خاکسار انعام الحق قریشی کارکن نظارت تعلیم۔

(۷) خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ پیرانہ سالی طویل عرصہ سے فریش ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت سے ان کی کامل صحت و شفایابی، درازی عمر اور خود اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار لطیف احمد سندھی قادیان۔

(۸) مکرم محمود احمد صاحب ہنڈگ صدر جماعت احمدیہ تیماپور (کرناٹک) اپنے کاروبار میں برکت ہونے اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ایڈیٹر بدر

(۹) خاکسار کے بیٹے عزیز ڈاکٹر سید امجد حسن مع اہل و عیال ان دنوں عراق میں ہیں۔ موجودہ مخدوش حالات میں ان سب کی صحت و سلامتی اور ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے بزرگان و احباب سے دعاؤں کی ملتجی ہوں۔ (خاکسار تاج بیگم مقیم کلکتہ)

ایک صدمہ۔ ایک لمحۂ فکریہ ——— بقیہ اداریہ (ص ۲)

اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا" ——— خدا کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس عظیم الشان بشارت سے حصہ پائیں اور اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔" (آمین)

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے محترم حضرت قاضی محمد نذیر صاحب (لائلپوری) مرحوم کی جلیل القدر خدمات سلسلہ کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند ترین درجات سے نوازتا چلا جائے۔ جملہ لواحقین و افراد جماعت کو اس عظیم جماعتی صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہم پر جو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ہمیں ان سے کما حقہٗ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین ٭

خورشید احمد انور

ولادت

مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید معلم دینیات تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ عزیزہ نومولودہ محترم حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور مکرم فیروز الدین صاحب انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمۂ دین بنائے اور اس کا وجود ہر دو خاندانوں کے لئے موجب رحمت و برکت ہو۔ آمین۔

موصوف نے خوشی کے اس موقعہ پر مختلف مدات میں مبلغ پچیس ۲۵ روپے بطور شکرانہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس مظفر پور میں مورخہ ۲۹-۳۰ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوگی۔ ان شاء اللہ۔!

اس کانفرنس کے لئے مکرم ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس کو صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

صوبہ بہار کی جماعتوں سے گزارش ہے کہ چندہ کانفرنس درج ذیل پتہ پر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ نیز ابھی سے اس کانفرنس میں شرکت کی تیاری بھی شروع کر دیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین ؛

ترسیلِ زر کا پتہ:- SYED DAUD AHMAD, BHARAT MEDICAL HALL
KALYANI, MUZAFFARPUR-1 (BIHAR)

المعلن: عبدالرشید ضیاء انچارج احمدیہ مسلم مشن جمشید پور (بہار)

ہفتہ تحریک جدید

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۵۔ اکتوبر سے ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ محترم صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال و سیکرٹریان تحریکِ جدید اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ میں تحریکِ جدید کی اہمیت و ضرورت اور اس کے پس منظر کو جماعت کے سامنے واضح کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو چندہ تحریک جدید کی بابرکت تحریک میں شامل کریں۔ نیز اپنی جماعتوں کی وصولی چندہ کی پوزیشن کا ملاحظہ فرمائیں۔ اور بقایا داران کو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔ نیز اپنی سہولت کے مطابق کسی ایک دن جلسہ بھی کریں۔ جس کی رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں ؛

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۰ء میں شرکت کیلئے

مدراس سے سپیشل بوگی

یہ اعلان نہایت مسرت سے کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے والے احباب کے لئے مدراس سے سپیشل بوگی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس سہولت سے فائدہ اُٹھانے کے خواہشمند احبابِ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ۔ بنگلور اور شموگہ وغیرہ سے درخواست ہے کہ فوری طور پر اپنے اسماء سے مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں نیز بطور پیشگی دس روپے بھی ہمراہ بھیج دیں۔ 20۔ اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ء سے قبل اسماء و پیشگی آنا چاہیئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس انتظام سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

خاکسار:- محمد عمر مبلغ انچارج۔ احمدیہ مسلم مشن۔ مدراس ۲۴

پتہ برائے خط و کتابت:- MOULVI MOHAMMAD UMAR H.A.
AHMADIYYA MUSLIM MISSION,
3- FIRST MAIN ROAD, U.I. COLONY
MADRAS - 600024.

ولادت:

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۸ ؍۸ کو خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم سید احمد صاحب صالح نگر (ضلع آگرہ) کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مصطفیٰ خان صاحب صالح نگر کا پوتا اور مکرم انوار محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راٹھ کا نواسہ ہے۔ اِس خوشی کے موقع پر مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے تمام احباب سے نومولود کے نیک خادمِ دین اور ہم سب کے لئے باعثِ خیر و برکت ہونے کیلئے درخواستِ دُعا ہے ؛ (خاکسار رشید احمد ملکانہ کارکن دفتر اڈیٹر)

عید الاضحیہ کے موقع پر

قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلّم نے ہر صاحب استطاعت مُسلمان پر عید الاضحیہ کی قُربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اِس ارشادِ گرامی کے مطابق احبابِ جماعت مقامی طور پر قُربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) بعض مخلصینِ جماعت نے اِس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قُربانی کی شرائط پُورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت مبلغ ۲۲۰ / ۲۵۰ روپے تک ہے۔

براہِ مہربانی بر وقت اطلاع بھجوائیں ؛

امیر جماعت احمدیہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ($\frac{1}{10}$) یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اِس طرف جلد توجہ فرمائیں ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

تیسرا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بتاریخ ۱۰-۱۱-۱۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع قادیان میں ۱۰-۱۱-۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے — اجتماع میں ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات و دیگر پروگراموں کی تفصیل لائحہ عمل میں شائع کی جا چکی ہے امید ہے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے نمائندگان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر فائدہ اُٹھائیں گے۔

براہ مہربانی اس اجتماع میں شمولیت کرنے والے خدام و اطفال کی تعداد سے ہر مجلس جلد از جلد اطلاع دے۔ نیز جن مجالس کے ذمہ چندہ اجتماع یا چندہ ممبری بقایا ہے وہ جلد از جلد اپنا بقایا صاف کر دیں۔

جملہ قائدین کرام اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیکر جلد دفتر مرکزیہ کو آگاہ فرمائیں ؛

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان